Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھی جائیگی

جماعتیں یہ خیال رکھیں کہ پہلی سے آخری جماعت تک کا کوئی بچہ مجھے خط لکھنے سے محروم نہ رہے

اگلے دس سال میں سکول کی عمر کا کوئی بچہ میٹرک سے پہلے سکول نہ چھوڑے

پہلے مرحلے میں ہر گھر میں تفسیر صغیر اور دوسرے مرحلے میں حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر پہنچنی چاہیئے

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارے میں مجلس مشاورت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہوگا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:۔

"جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلباء رکھنا چاہیئے جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔ یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آچکی ہے۔ کراچی میں میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلے میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورۃ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں co-ordination پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۴۴۹
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت
جلد ۶۹/۳۴ | ۲۹ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۹ شہادت ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۹ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۸۷

— اخبار احمدیہ —

• ربوہ ۱۹ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو کل ضعف زیادہ رہا۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق مولا کریم ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کو جلد کامل شفا عطا کرے

آپ کے عالمگیر منصوبوں اور دن رات کی محنت شاقہ میں

آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ

۱۶ شہادت ۱۳۵۹ ہش

مظاہر قدرت میں پوشیدہ ایک بڑی نصیحت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے وضع کردہ قوانین قدرت کے تحت رونما ہونے والے اپنی صفات کے بعض جلووں کا ذکر کر کے انسانوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ ان مظاہر قدرت میں عقلمندوں اور غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے ایک بڑی نصیحت پوشیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے یہ جلوے اس قدر عام ہیں اور اس کثرت سے ان کا ظہور عمل میں آتا ہے کہ مومن اور کافر، فاسق اور منافق الغرض سب ان کا مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں اور اگر وہ چاہیں تو ان میں پوشیدہ نصیحت سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کر سکتے ہیں اور اس طرح افضالِ خداوندی کے مورد بن سکتے ہیں۔ لیکن بہت کم ہیں جو اس طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلووں اور ان میں پوشیدہ نصیحت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ ان میں سے مخصوص نوعیت کے بعض جلووں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (الزمر آیت: ۲۲)

ترجمہ:- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا ہے۔ پھر اس کو زمین میں سے چشمے بنا کر چلایا ہے، پھر وہ اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگاتا ہے۔ پھر وہ پکنے پر آ جاتی ہیں تو تو اسے زرد زرد دیکھتا ہے پھر اللہ اسے خس و خاشاک کی طرح کر دیتا ہے۔ اس میں عقلمندوں کے لئے بڑی نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کے نزول اور اس کے اثرات سے متعلق اپنی صفات کے ان جلووں کا قرآن مجید میں متعدد جگہ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ سورۃ الحج کی آیت ۶، الروم کی آیات ۴۹ تا ۵۱، فاطر کی آیت ۲۸ اور الجاثیہ کی آیت ۶۔ یہ سب آیات صفات باری کے ان خاص جلووں کے ذکر پر ہی مشتمل ہیں اور ان میں عقلمندوں کے لئے ایک خاص نصیحت اور نشان کی طرف واضح اشارے موجود ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آسمان سے پانی کے نازل ہونے، چشموں کی شکل میں اس کے بہہ نکلنے، زمین کے پانی سے سیراب ہو کر قسم ہا قسم کی سرسبز و شاداب کھیتیاں اُگنے اور پھر ان کھیتوں کے پکنے اور ان سے اناج حاصل ہونے کے بعد پودوں کے خس و خاشاک میں تبدیل ہونے میں عقلمندوں کے لئے کونسی بڑی نصیحت پوشیدہ ہے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں بھی اپنے ان خاص جلووں کا ذکر کیا ہے وہاں اگلی آیات میں مختلف پیرایۂ بیان اور انداز میں اس سوال کا جواب ضرور دیا ہے اور فی الوقت خلاصۃً اسی جواب پر روشنی ڈالنا ہی ہمارے مدّنظر ہے۔

دراصل اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں جہاں بھی مظاہر قدرت کی شکل میں رونما ہونے والے اپنے جلووں کا ذکر کرتا ہے اسکی اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ بنی نوعِ انسان کی توجہ کو دنیا میں جاری و ساری روحانی نظام سے متعلق ظاہر ہونے والے جلووں کی طرف پھیر کر انہیں یہ یاد کرائے کہ ان کی پیدائش کا اصل مقصد تعلق باللہ کی شکل میں روحانی ترقیات کا حصول ہے۔ چنانچہ ان جملہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے فی الحقیقت بتایا یہ ہے کہ جب فسق و فجور کے پھیل جانے کے نتیجہ میں زمین روحانی طور پر مردہ ہو جاتی ہے تو خدا تعالیٰ اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ آسمانی ہدایت و رہنمائی کی شکل میں روحانی بارش نازل کرتا ہے۔ جو لوگ اس فرستادہ پر ایمان لا کر آسمانی ہدایت و رہنمائی سے فیضیاب ہوتے ہیں ان کی مثال سرسبز و شاداب کھیتیوں کی سی ہوتی ہے۔ روحانی لحاظ سے وہ خوب پھلتے پھولتے اور ترقیات حاصل کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ اس روحانی بارش سے کوئی فیض نہیں اٹھاتے اور اسی طرح وہ لوگ جو فیض تو اٹھاتے ہیں لیکن پھر دنیا کی طرف مائل ہو کر روحانی ترقی کے دروازے اپنے اوپر بند کر لیتے ہیں اُن کی حیثیت خس و خاشاک اور بنجر و ویران زمین سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس لئے انسانوں کا فرض یہ ہے کہ وہ روحانی بارش سے فیضیاب ہونے اور ہمیشہ فیضیاب رہنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ یہی وہ بڑی نصیحت ہے جو [illegible] مادی بارش کے نزول، زمین کی سرسبزی اور پھر اس کے دوبارہ بنجر ہو جانے سے متعلق خدائی صفات کے جلووں میں پوشیدہ ہے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے اس نصیحت کا مختلف جگہ مختلف انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ لیکن سورۃ فاطر میں اُس نے مادی بارش کے نزول اور اس کے اثرات سے استدلال کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کو آسمان سے روحانی پانی کے نزول سے تشبیہ دیکر اس سے فیضیاب ہونے والے خوش نصیب انسانوں کی روحانی سرسبزی و شادابی اور اس کے بالمقابل اس سے فیضیاب نہ ہونیوالوں کی روحانی ویرانی اور تباہ حالی پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ پہلے روحانی پانی سے فیضیاب ہونے والوں کی خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ (سورۃ فاطر آیت ۳۰)

ترجمہ:- وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور نماز (باجماعت) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خفیہ بھی اور ظاہر بھی خرچ کرتے ہیں وہی درحقیقت ایسی تجارت کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کے پورے پورے اجر دے گا اور اپنے فضل سے اور بھی زیادہ انہیں عطا کرے گا اس لئے کہ وہ بہت بخشنے والا، بہت قدر کرنے والا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پانی سے فیضیاب نہ ہونے والوں کی ویرانی اور بربادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ (سورۃ فاطر آیت: ۳۷)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے (مراد ناشکری کی ہے) انہیں جہنم کی آگ جلائے گی۔ نہ تو ان پر موت کا فیصلہ صادر ہوگا کہ وہ مر جائیں اور نہ جہنم کے عذاب میں ان کی خاطر کوئی کمی کی جائے گی۔ ہم ہر ناشکرے کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں۔

اس کے بعد سورۃ فاطر کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ یاد دلایا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت کو کبھی نہیں بدلتا۔ جب تک لوگ روحانی پانی سے فیضیاب رہتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاتا ہے اور جب وہ ناشکری کرتے ہیں تو وہ ان پر روحانی موت مسلط کر دیتا ہے اور وہ بنجر اور ویران زمین کی طرح ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝

(سورۃ فاطر آیات ۴۴، ۴۵)

ترجمہ:- تو اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا اور نہ تو کبھی سنت اللہ کو ٹلتے ہوئے دیکھے گا۔ کیا وہ زمین میں نہیں پھرے (اگر ایسا کرتے) تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ حالانکہ وہ ان سے طاقت میں زیادہ تھے۔ اور کوئی چیز اللہ کو آسمانوں میں اور زمین میں اپنے ارادہ میں ناکام نہیں کر سکتی۔ وہ یقیناً بہت جاننے والا، بڑی قدرت والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی تیسویں ۳۰ سالانہ کانفرنس

مکرم مولوی حمید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ مقیم سیرالیون

(۲)

سالانہ رپورٹ کے بعد محترم لطف الرحمٰن صاحب محمود پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کیفما نے "امن عالم اور اس کے متعلق اسلامی تعلیمات" کے موضوع پر بڑی مدلل عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا کہ اسلام محبت، پیار اور آشتی کا مذہب ہے۔ جنگ و جدال قتل و غارت اور خون ریزی کے بالکل خلاف ہے۔ اسلام دشمن سے انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے:۔

"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا"

اسلام میں کل مخلوق سے حسین سلوک کی تعلیم ہے۔ "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا......."

محمود صاحب کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب نے احباب کرام کو مختصر طور پر خطاب کیا۔ جمعہ کی نماز کا اعلان فرما کر اجلاس کے ختم ہونے کا اعلان کیا۔

خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ انفال کی آیت "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ" کی تلاوت کر کے اس کی تفسیر اور تشریح فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ کو ایک نشان کے طور پر پیش کیا اور بتایا یہ ہماری کانفرنس بھی جلسہ کی یاد ہے اور الٰہی برکات کی حامل ہے۔ ہمیں پوری طرح اس کی برکات سے مستفیض ہونا چاہیئے۔

دوسرا اجلاس:

یہ اجلاس نماز جمعہ کے بعد ۲½ بجے محترم پیرامونٹ چیف وی۔ری کالون صاحب صدر جماعت احمدیہ سیرالیون کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم معلم سلیمان صاحب نے قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی اور مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد ابن محترم مولانا ابو العطاء صاحب مرحومؓ نے قصیدہ مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

بعدہٗ خاکسار حمید احمد سیالکوٹی نے "The Excellencies of The Holy Quran" کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ تقریر ۴۰ منٹ کی تھی اور ساتھ ساتھ دو لوکل زبانوں میں ترجمہ بھی ہوا۔ خاکسار نے بتایا کہ:۔

"قرآن مجید ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہے یہ عربی ادب کا شاہکار ہے اس کی زبان سلیس اور برجستہ ہے اس کی ادبی خوبیوں نے عرب کے ادیبوں کو گرویدہ کیا۔ حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا باعث قرآن مجید کی آیات بنیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات نے عرب کے صحرا میں بالخصوص اور ساری دنیا میں بالعموم ایک روحانی انقلاب برپا کیا۔ وہ جو اللہ تعالیٰ سے بہت دور اور بتوں کے پجاری تھے قرآنی تعلیمات کی بدولت صرف اللہ تعالیٰ کے ہو رہے ان کا اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا قرآن مجید کی عملی تصویر بن گیا۔ انھوں نے اپنی کھوئی اقدار اور گم گشتہ راہ کو پایا

قرآن مجید اپنی ادبی زبان اور پرکشش تاثرات کے لحاظ سے ایک عظیم الشان زندہ معجزہ ہے۔ اس معجزہ کی عظمت اور بھی روشن ہو جاتی ہے جب سیدنا سرور کونین شہنشاہِ دو عالم، فخر الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ایک گمنام شخص قادیان کی چھوٹی سی بستی سے اٹھتا ہے اور کلام الٰہی کے اس نسخے کی برکات و فضائل کو دنیا کے مذاہب اور دانشوروں کے سامنے اس رنگ میں پیش کرتا ہے کہ سب حیران و ششدر رہ جاتے ہیں اور یہ اعتراف قرآن مجید کی عظمت اور برتری کا اعتراف کرتے ہیں

جماعت احمدیہ قرآن مجید کی شریعت کے احیاء کے لئے قائم ہوئی ہے اور یہ مقصد پایہ تکمیل کو پہنچ رہا ہے اور قرآن مجید کی ظاہری اور باطنی حفاظت ہو رہی ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت یہ خدمت رہے گی۔"

دوسری تقریر "JALSA SALANA AT RABWAH" کے عنوان پر مکرم الفا شریف صاحب نے "کریول" زبان میں کی۔ آپ نے حاضرین کو جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال سنایا۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس وجود کی برکت سے ڈیڑھ لاکھ کے مجمع کے نظم و نسق اور اتفاق و محبت کے نقشہ کو ایسے عمدہ انداز میں بیان کیا کہ ہال نعروں سے گونج اٹھا۔

پھر آپ نے جلسہ سالانہ ربوہ میں اپنی تقریر کا بھی ذکر کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور حضور کی سیرالیون کے لئے محبت کا بھی تذکرہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس بستی اور اس کے مقدس مقامات مثلاً بیت الدعا۔ بیت الفکر مسجد مبارک، بہشتی مقبرہ کا ذکر کیا آپ نے بے شمار ایمان افروز واقعات سنا کر سامعین کو تلقین کی کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کر کے اخوت، محبت اور اتفاق و اتحاد کا ایک ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں کہ سب کو محسوس ہونے لگے کہ احمدیت صحیح معنوں میں ایک مضبوط اور محفوظ قلعہ ہے۔

تیسری تقریر احمدیہ سیکنڈری سکول نری ٹاؤن کے پرنسپل مسٹر ابراہیم مکارا صاحب نے "خاتم النبیین" کے صحیح مفہوم پر کی۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر کی ہوئی۔ آپ کی تقریر "زکوٰۃ کی اہمیت" پر تھی۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے مختصر تقریر کرتے ہوئے پہلے مقررین کی تقاریر کو سراہا اور پھر سامعین کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کی بعد میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عالی مقام کو بیان کیا اور غیر از جماعت احباب پر زور دیا کہ وہ حق پہچانیں اور اسی نعمت عظمیٰ کی قدر کریں جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو میسر آئی ہے

تیسرا اجلاس:

کانفرنس کے دوسرے روز (تیسرے اجلاس) کی صدارت کے فرائض محترم سنفنے آدم صاحب آف نگبورکہ نے ادا کئے۔ صبح ۹ بجے مکرم الفا موسیٰ کمارا صاحب لوکل مشنری کی تلاوت قرآن پاک کے ساتھ اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا اور مکرم عبدالسلام صاحب خاطر پرنسپل احمدیہ سکول ڈانڈو نے قصیدہ "یا عین فیض اللہ ......" کے اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

اس اجلاس میں پہلی تقریر محترم مولوی میر عبدالحمید صاحب نے کی۔ آپ نے "اخلاق حسنہ اور ان کی اہمیت" کے عنوان پر اسلامی نقطہ نظر سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسری تقریر مکرم معلم سلیمان صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کی آمد" پر مینڈے زبان میں پر جوش انداز میں کی۔ آپ نے سورۃ جمعہ کی آیت "وَآخَرِينَ مِنْهُمْ" پڑھ کر اس کی تشریح کی اور اس کی تائید میں اس زمانہ سے متعلق متعدد احادیث پیش کیں۔

تیسری تقریر محترم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سکول "بو" نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ آپؐ کی رحمت وسیع تھی۔ آپ کی رحمت سے دشمنوں نے بھی حصہ لیا اور آپؐ کی رحمت سے اپنے بھی فیض یاب ہوئے۔ آپؐ کی رحمت سے انبیاء علیہم السلام کی نبوت ثابت ہوئی اور اس زمانہ میں آپؐ کی رحمت کا زندہ ثبوت ہیں۔

اس اجلاس کی آخری تقریر جناب مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکول" بنانے پر ابن الحاج نذیر احمد علی صاحب سابق مشنری انچارج سیرالیون وغانا نے کی
آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت سکیم "صد سالہ جوبلی سکیم" کی اہمیت اور برکات کا تذکرہ کیا۔ اس کے مالی اور روحانی پروگرام پر روشنی ڈالی۔ اب تک اس کے تحت جو کام سرانجام پا چکے ہیں اور جو انجام پانے ہیں ان کو تفصیل سے بیان کیا۔

چوتھا اجلاس:

جلسہ کے دوسرے دن کا چوتھا اجلاس مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو انچارج احمدیہ ہسپتال روکوپر کی صدارت میں جاری ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت مکرم محمد عالم خان صاحب نیازی نے کی اور خاکسار نے قصیدہ کے اشعار پڑھے۔

سب سے پہلے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف انچارج ناردرن ریجن نے "اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" پڑھ کر سنائیں۔ ان پرشوکت الفاظ کو سن کر حاضرین نے بار بار نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ پھر آپ نے بتلایا کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک فتح مند جرنیل کی حیثیت میں دنیا کے سامنے آئے آپ نے براہین احمدیہ لکھ کر اسلام کی برتری کو ثابت کیا۔ دیگر مذاہب کے لیڈروں کو دعاؤں اور علمی مقابلوں کا چیلنج دے کر اسلام کی فوقیت اور زندگی کو ثابت کیا جبکہ عیسائیت کا ہر طرف طوطی بول رہا تھا بڑی بڑی سلطنتیں اور بادشاہ اس کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ آپ کے حملوں کو نہ سہہ سکی۔

اسلام ایک زندہ اور زندگی بخش مذہب ہے اس کا مستقبل تابناک اور درخشندہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی آبیاری کے لئے آئے تھے اب یہ بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ تین سو سال تک ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا یہ خلافت کی برکات سے وابستہ ہے اور اس طرح سے روشن ہے اس کے آثار دنیا کے افق پر نمودار ہو چکے ہیں۔"

مولوی فضل الٰہی صاحب کے بعد الحاجی عبد اللہ کول صاحب نے تربیت اولاد پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ:۔

"بچے ہماری نرسری ہیں اور مستقبل کی قوم ہیں ان کی تربیت اسلامی اصولوں پر ہونی چاہیئے والدین کی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ اولاد کی خواہش کرتے ہیں تو ان کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔ "قوا انفسکم و اھلیکم نارا" میں ارشاد ربانی ہے کہ سربراہ خاندان بچوں کی تربیت کرے۔"

تیسری تقریر محترم ڈاکٹر کرنل عبد الخالق صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال بواجے بو نے "وقف عارضی" کے موضوع پر کی۔ آپ نے وقف عارضی اور وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی بابرکت تحریک پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ:۔

"وہ لوگ جو ساری زندگی دولت کمانے میں صرف کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس تحریک میں بہت فوائد ہیں آپ نے بہت سی مثالوں سے ثابت کیا کہ یہ بہت نفع کا سودا ہے۔ وہ لوگ جو ملازمت کے دوران دنیا کو صحیح رنگ میں نہ کما سکے اور دین کے لئے بھی وقت نہ نکال سکے جب وہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں شامل ہوئے تو انہیں دین کی خدمت کا موقع بھی ملا اور دنیا کمانے کے لحاظ سے بھی وہ کسی سے پیچھے نہ رہے۔ بہت سے ڈاکٹر اور دوسرے لوگ ایسے ہیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد وقف میں آئے۔ اس تحریک کے تحت احمدیہ کلینک کے انچارج بنے اور خدائی برکات کے وارث بنے۔"

مکرم ڈاکٹر صاحب کے بعد مکرم الحاجی روجرز صاحب نے ایک دلچسپ تقریر کی آپ ایک بزرگ سیرالیونین ہیں۔ ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں۔ آپ کی مالی قربانیوں کا ذکر آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ بو احمدیہ مشن ہاؤس سنٹرل مسجد کی جگہ انہی کی وقف کی ہوئی ہے۔ شروع شروع میں مشن کو اصل میں انہوں نے ہی چلایا تھا۔ اس وقت آپ بہت مالدار تھے۔ ہزاروں پونڈ کی اعانت کرنا ان کے لئے معمولی کام تھا۔ آپ احمدیت کی زندہ تاریخ ہیں۔ قوت بیان اور قوت حافظہ غضب کی ہے۔ آپ کی تقریر سیرالیون میں احمدیت کے موضوع پر تھی جو بہت پسند کی گئی۔

مالی قربانی کا مقابلہ:

الحاجی صاحب کی تقریر کے بعد چاروں صوبوں کے درمیان مالی قربانی کرنے کا مقابلہ ہوا۔ فاستبقوا الخیرات کے تحت ہر آدمی مالی قربانی کے جذبہ سے سرشار نظر آتا تھا۔ مقابلہ ہوا اور خوب ہوا۔ اس دفعہ ہال میں احباب جماعت کو صوبہ وار بٹھایا گیا تھا۔ صوبہ کے مشنری اپنے اپنے صوبہ کے لوگوں کو قربانی کرنے اور آگے بڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ آدھ گھنٹہ تک یہ مالی قربانیوں کا مقابلہ ہوا۔ مبلغین کرام نے اپنے اپنے صوبہ کی رقوم محترم امیر صاحب کے پاس جمع کروائیں۔ محترم امیر صاحب نے ہر صوبہ کی طرف سے آنے والی رقم کا اعلان کیا اور آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس دفعہ کے مقابلہ میں مشرقی صوبہ جس میں کہ ایک سو سے زائد جماعتیں ہیں۔ اوّل آیا ہے لیکن آئندہ سے یہ صوبہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر مقابلہ کے لئے آیا کرے گا۔ آپ نے بتایا کہ یہ مقابلہ اچانک ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے بعض کے دل میں حسرت اور شوق ہو کہ پہلے بتاتے تو پھر دیکھتے۔ آپ نے اعلان کیا کہ آئندہ سال پھر مقابلہ ہوگا جو صوبہ جیتے گا۔ اسے "لوائے احمدیت" بطور انعام اور حوصلہ افزائی دیا جائے گا۔

آپ نے اس سال جیتنے والے صوبہ کے مشنری مکرم مولوی میر عبد المجید صاحب اور ان کے ساتھ چاروں کل مبلغین کو بلا کر انہیں "لوائے احمدیت" بطور انعام دیا۔

اس دلچسپ مقابلہ کے بعد جناب صدر مکرم سنفلے آدم صاحب نے صدارتی ریمارکس دیئے۔ آپ نے کہا کہ:۔

"احمدیت قربانیوں کا مذہب ہے۔ مبلغین نے بہت قربانیاں دی ہیں ہم ان کے زیر احسان ہیں"

(باقی)

ایک تربیتی اجلاس

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ مارچ بروز بدھ دارالحمد (لاہور) میں بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی محترم راجہ غالب احمد صاحب سابق چیئرمین بورڈ آف ایجوکیشن سرگودھا تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم محمد احمد صاحب اشرف نے کی۔ اس کے بعد مکرم حنیف احمد صاحب قمر نے کلام محمود سے ایک نظم پیش کی اور محترم مبشر احمد صاحب دہلوی نے جناب مہمان خصوصی کا تعارف کرایا اور انہیں طلبا سے خطاب فرمانے کی درخواست کی۔

محترم راجہ غالب احمد صاحب نے قریباً ۴۵ منٹ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے "سورۃ التین" کی تشریح فرماتے ہوئے مذاہب کی مرحلہ وار ترقی کے متعلق بتایا اور فرمایا کہ اب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو معاشرہ کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ آپ نے احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خاص طور پر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا کثرت سے مطالعہ کرنے کی تلقین کی۔

آخر میں طلباء نے مختلف دینی سوالات کئے جن کے جناب مہمان خصوصی نے تفصیل سے جواب دیئے اور اس طرح یہ اجلاس دعا کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے۔ کچھ عرصہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(شیخ محمد خان کریانی۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سگریٹ اور حقّہ نوشی

(مرتبہ رفیق احمد صاحب سعید شاہد ——— مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ)

اللہ تبارک تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝

(المومنون آیت ۳)

حقیقی مومن وہ ہوتے ہیں جو لغویات سے پرہیز کرتے ہیں اور ہر اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جو نقصان رساں ہو اور ہر اس چیز کو چھوڑ دیتے ہیں جس سے اسلام نے منع کیا ہو۔ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ

(ترمذی کتاب الزہد)

یعنی اسلام کا حُسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جائے اور اللہ تبارک تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کیا جائے اور اخلاق حسنہ کی عادت ڈالی جائے اور بُری باتوں اور بد عادات سے پرہیز کیا جائے۔ سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی کا شمار لغویات میں ہوتا ہے۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن کی عادت سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی سے صحت تباہ ہوتی ہے۔ وقت ضائع ہوتا ہے اور دولت تباہ و برباد ہوتی ہے موجودہ زمانے کی ہولناک لعنتوں میں سے ایک لعنت حقہ نوشی اور سگریٹ نوشی ہے جس کو انسان اختیار کر کے اپنے جسمانی اعضاء اور قویٰ کی نشو و نما میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی سے اعصاب میں کمزوری ہوتی اور قوتِ ہضم کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ انسان سر درد، پراگندہ خیالی، قوتِ حافظہ کی خرابی، اشتہاء کے جاتے رہنے، اختلاجِ قلب، بلڈ پریشر، رعشہ، بے خوابی، دماغی انتشار، بصارت میں کمزوری، پھیپھڑوں کے سرطان (کینسر) کھانسی، دمہ، بلغم، سِل، دق وغیرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضرِ صحت چیزوں کو مضرِ ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے یہ سچی بات ہے نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ انسان لے کر آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔"

(فتاوی ۷/۱۹۰۲ ۱۰)

اسی طرح فرمایا:۔

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"

(فتویٰ بحوالہ الحکم ۷/۱۹۰۳ ۲۴)

مؤرخہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا ملخص یہ ہے:

"میں نے چند آدمیوں کی شکایت سُنی تھی کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھا اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں اس لئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے کہ تا دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ حقہ کا ترک اچھا ہے۔ منہ سے بُو آتی ہے ہمارے والد صاحب نے اس کے متعلق ایک شعر بنایا ہوا پڑھا کرتے تھے جس سے اس کی بُرائی ظاہر ہوتی ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۵۹)

ایک شخص نے سوال کیا کہ سُنا گیا ہے کہ آپ نے حقہ نوشی کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہم نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا کہ تمباکو کو پینا مانند سؤر اور شراب کے حرام ہے۔ ہاں ایک لغو امر ہے۔ اس سے مومن کو پرہیز چاہیئے۔ البتہ جو لوگ کسی بیماری کے سبب مجبور ہیں وہ بطور دوا علاج کے استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں۔"

(بدر ۴/۱۹۰۳ ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی فرماتے ہیں:۔

حقہ یا سگریٹ نوشی یہ دونوں باتیں بھی ایسی ہی ہیں جن کی عادت سے بڑی بڑی بداخلاقیاں پیدا ہوتی ہیں ایک دفعہ ایک احمدی یہاں (قادیان) آئے۔ انہیں ایسا واقعہ پیش آیا جس سے متاثر ہو کر کہنے لگے اب میں کبھی حقہ نہیں پیوں گا۔ اس کی وجہ سے آج مجھے بہت ذلت اٹھانی پڑی۔ اُن ایام میں یہاں عام طور پر حقہ نہیں ملتا تھا۔ اب تو میں دیکھتا ہوں بازاروں بلکہ گلیوں سے بھی ہمارے گھر تک حقہ کی بُو آتی ہے۔ اُن کو حقے کی عادت تھی۔ وہ تلاش کرتے کرتے مرزا امام دین کے حلقے میں چلے گئے۔ وہ ہمارے رشتہ دار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے مگر سلسلہ کے سخت مخالف۔ حقے کی خاطر جب وہ احمدی وہاں جا بیٹھے تو مرزا امام دین نے حضرت صاحبؑ کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور لگے ہنسی اور تمسخر کرنے۔ وہ حقے کی خاطر سب کچھ بیٹھے سنتے رہے۔ وہ کہتے ہیں اُس وقت میں نے دل میں ارادہ کر لیا کہ اب حقہ نہیں پیوں گا۔ اِسی نے مجھے ذلیل کرایا ہے۔ اُن کے اندر کچھ ایمان تھا اس لئے وہ بچ گئے۔ ورنہ کئی شخص یہاں آئے اصلاح کے واسطے مگر حقہ کے لئے اس مجلس میں گئے اور خراب ہو گئے حقے اور تمباکو کی عادت انسان کو نہایت پست ہمت اور دوسرے کا غلام بنا دیتی ہے ...... سگریٹ پینے والے اور حقہ نوش جہاں کہیں لوگوں کو تمباکو پیتے دیکھتے ہیں حقہ کے لالچ میں اُن کے پاس جا بیٹھتے ہیں۔ وہ لوگ نیک ہوں یا بد حقہ کی حرص اُن کو وہاں کھینچ لے جاتی ہے۔ ایک ہندو کا قصہ بیان کرتے ہیں۔ اُسے حقہ نوشی کی عادت تھی وہ کہیں جا رہا تھا۔ اُسے حقہ کی خواہش ہوئی۔ ایک چوہڑے کا حقہ رکھا تھا وہ لے کر پینے لگ گیا۔ حالانکہ چوہڑے کا حقہ پینا تو درکنار ہندو چوہڑے کو اپنے ساتھ بھی نہیں لگنے دیتے۔ جب اس نے چوہڑے کو آتے دیکھا تو دل میں خیال کیا یہ اب مجھے جتلائے گا اس لئے اُسے آواز دے کر کہنے لگا۔ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا اور حقہ پی کر خموشی سے اُٹھ کر چلا گیا۔ تو ہر قسم کی بد عادت سے بچے رہنا چاہیئے تا انسان غلامی سے آزاد رہے۔ علاوہ اس کے کہ حقہ نوشی تمام بداخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے انسان پست ہمت اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے۔ اس کی عادت سے بہت سے امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ حقہ اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے۔ دمہ، رعشہ اور بیسیوں بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ تمباکو سے بچنا چاہیئے کیونکہ یہ علاوہ بہت سی بداخلاقیوں کے صحت کی خرابی کا موجب ہے۔ احمدیہ چوک اور ہمارے بازاروں میں حقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے کارکنوں کو سختی کے ساتھ اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے ...... دجّال کی ایک یہ علامت بتائی گئی ہے کہ اس کے آگے بھی دھواں ہوگا اور پیچھے بھی۔ سگریٹ پینے والا منہ سے دھواں نکالتا ہے پھر وہ دھواں پیچھے کو چلا جاتا ہے۔ یورپین لوگ جدھر جائیں گے سگریٹ پیتے جائیں گے یہ بھی دجّالی عادت ہے اور مسیح موعودؑ دجّالی عادتوں کو مٹانے آئے تھے۔ پس تم دجّالی عادت کو چھوڑ دو۔ یہ دونوں امر جو میں نے بیان کئے ہیں نہ صرف یہ کہ بُری عادتیں ہیں بلکہ دجّال کی نشانیاں ہیں۔ اس لئے دجّالی نشانیوں کو مٹاؤ اور اپنی اصلاح کرو اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرو تا دنیا کے لئے نمونہ بنو۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور تمام بداخلاقیوں کے موجب امور سے بچنے میں تمہاری مدد فرمائے۔ آمین"

(الفضل ۱۵ مئی ۱۹۲۶ء)

سگریٹ نوشی سے انسان کو فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے جس سے اللہ تبارک تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی بند ہیں۔ جتنی رقم ایک سگریٹ نوش ایک مہینے میں یونہی فضول خرچ کر دیتا ہے جس سے نہ تو اُس کی صحت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے مختلف مقامات پر
جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

جھنگ صدر:- جماعت احمدیہ جھنگ نے مرکز کی ہدایت کے مطابق ۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا۔ صدارت کے فرائض محترم الحاج میاں بشیر احمد صاحب علی امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ نے ادا فرمائے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) مکرم چوہدری عبد الجبار صاحب "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محبت قرآن"
(۲) مولوی بشیر الدین احمد صاحب " صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"
(۳) مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز مربی سلسلہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب"

مقررین نے اپنی تقاریر کو اپنے اپنے رنگ میں خوب نبھایا۔ آخر میں صدر جلسہ نے اس دن کی اہمیت کو واضح فرمایا اور نہایت مؤثر انداز میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ)

حیدرآباد سندھ: ۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیت الظفر میں زیر صدارت مکرم میر نور احمد صاحب تالپور جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب بی اے ایل ایل بی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد"
مکرم نثار احمد صاحب بخاری فضل فوٹو سروس "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اخلاق کا احیاء"
" میجر داؤد احمد صاحب "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"
" عبد اللطیف صاحب طاہر متعلم لاء کالج "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"
" آغا ممتاز احمد صاحب "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض"
" حکیم عبد الباسط صاحب صدیقی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کسر صلیب"
خاکسار محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ "معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام"

صدر جلسہ کے اختتامی خطاب اور پھر اجتماعی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حاضری خوشکن تھی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مستورات بھی بہ رعایت پردہ اجلاس میں شامل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ مقیم حیدرآباد (سندھ))

ڈیرہ غازیخان: ڈیرہ غازیخان میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار سیکرٹری اصلاح وارشاد نے شرائط بیعت کی طرف توجہ دلائی اور دوستوں سے درخواست کی کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ کس حد تک ان شرائط کی پابندی کر رہے ہیں۔

دوسری تقریر محترم مربی سلسلہ کی تھی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور جماعت کے متعلق بہت کچھ بیان کیا۔ دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا اور انہیں کما حقہ نبھانے کی تلقین فرمائی۔

جلسہ میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اجتماعی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد ڈیرہ غازیخان)

ساہیوال: جماعت احمدیہ ساہیوال کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ساہیوال میں زیر صدارت محترم منظور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر جلسہ نے ۲۳ مارچ کی تاریخی اہمیت بیان کی اس کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

مکرم محمد صادق صاحب صدیقی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی قبل از دعویٰ"
" میجر منظور احمد صاحب "ذکر حبیب" (اصحاب سے سیرت کے بعض واقعات)
مکرم ملک محمد مستقیم صاحب "حضور کی پیدائش سے لے کر دعویٰ تک کے بعض مشہور واقعات"
مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ "حضور کی پاکیزہ زندگی پر بعض اعتراضات کے جوابات"

حاضری تسلی بخش تھی اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد ساہیوال)

بلڈ پریشر کیور HYPERTENTION CURE

کیپسول نمبر ۱ ۲۰۰ پوٹینسی = ۱/۵۰
کیپسول نمبر ۲ ۱۰۰۰ " = ۳/-
کیپسول نمبر ۳ ۱۰ ہزار " = ۴/۵۰
کیپسول نمبر ۴ ایک لاکھ پوٹینسی = ۶/۰۰
۴ کیپسولز کا مکمل کورس = ۱۵/۰۰
ڈاک خرچ و پیکنگ = ۵/-

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون ۴۰۷/۶۰۶

دھوپ اور نظر کی عینکوں کا مشہور مرکز
اور
بارعایت معیاری چشمے حاصل کریں
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس
پاکو بازار سیالکوٹ
فون نمبر ۵۷۱۴

بقیہ صفحہ ۵
سگریٹ اور حقہ نوشی

فائدہ پہنچتا ہے کیا ہی بہتر ہوتا کہ جو رقم اپنے کسی عزیز و اقارب کی ضروریات پر خرچ کرتا یا کسی محتاج یا کسی طالب علم کی تعلیمی اخراجات کے لئے وقف کرتا جس سے اس کا وہ عزیز و اقارب یا محتاج یا طالب علم اس کا احسان مند ہوتا اور اسے ہزار دل دعائیں دیتا اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہوتا یا وہ اتنی رقم جو سگریٹ نوشی پر خرچ کرتا ہے جمع کرتا اور کسی وقت اس کے کام آتا۔

سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی ایک بُری عادت ہے بلکہ ہلاکتوں میں شامل ہے اس لئے انسان کو اس بدعادت سے بچنا چاہیئے اور اس کے نقصانات سے معاشرہ کے دوسرے افراد کو آگاہ کرتے رہنا چاہیئے تاہم سب مل کر معاشرہ سے اس بُری لعنت سے چھٹکارا حاصل کر سکیں اور ملک اور قوم کی جتنی دولت آگ لگا کر جلا رہے ہیں اس کو ملک کی خوشحالی اور بہتری کی اسکیموں میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بدعادت اور لغویات سے بچالے اور جو دوست اس لغو عادت کے عادی ہو چکے ہیں انہیں اس بدعادت سے بچالے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ بیگم اہلیہ محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنڈانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۰ء کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر جھنڈانوالہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۰ء کو ظہر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین مقبرہ بہشتی میں ہوئی۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے دعا فرمائی۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اس موقع ان تمام احباب کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے میری ہمشیرہ کے جنازہ میں شمولیت کی اور میرے ساتھ تعزیت کے رنگ میں ہمدردی کی اور میرا ہاتھ بٹایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار بشیر احمد سیال ۸/۱۱ نصرت بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۸)

مکرم	عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم		۹۵/۰۰	روپے
"	چوہدری ناصر احمد صاحب	اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۴۰۰/۰۰	"
"	شیخ طارق محمود صاحب	" "	۱۱۰/۰۰	"
"	حاجی عبدالقادر صاحب	" "	۵۰/۰۰	"
"	اہلیہ شیخ فضل محمد صاحب	" "	۱۰/۰۰	"
"	محمد افضل بٹ صاحب	" "	۱۰/۰۰	"
"	شیخ فضل محمد صاحب	" "	۲۰/۰۰	"
"	جاوید احمد صاحب	" "	۲۰/۰۰	"
مکرمہ	میراں بخش محمودہ ضلع راولپنڈی منجانب عذرا شمیم ملک صاحبہ		۱۰/۰۰	"
مکرم	بشیر احمد چوہان کینٹ بورڈ آفس سیالکوٹ		۴۰/۰۰	"
"	شیخ حبیب اللہ صاحب	گوجرخان مین بازار	۸۴/۰۰	"
"	شاہد لطیف صاحب	گوجرخان	۱۰/۰۰	"
"	عبدالودود صاحب	"	۱۰۵/۰۰	"
مکرمہ	الماس وحید صاحبہ	شیخوپورہ شہر	۱۰/۰۰	"
"	بیگم شیخ کریم الدین صاحب	بہاولنگر	~~۲۰۰~~	"
مکرم	لطیف احمد سنوری صاحب	حیدرآباد پارک	۴۲۰/۰۰	"
مکرمہ	مسز رضیہ احمد صاحبہ	دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰/۰۰	"
"	آمنہ بیگم اہلیہ کرنل حبیب احمد صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۳۰۰/۰۰	"
مکرم	شیخ محمد رفیق صاحب	جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۱۰/۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ شیخ محمد جمیل صاحب	اوکاڑہ	۱۰/۰۰	"
مکرم	میجر محمود احمد صاحب	"	۲۱/۰۰	"
"	" ظفر علی صاحب	"	۲۱/۰۰	"
"	" فاروق احمد صاحب	"	۲۱/۰۰	"
"	شیخ بشیر احمد صاحب	"	۲۵/۰۰	"
"	" اشفاق احمد صاحب	"	۵۰/۰۰	"
"	" نذیر احمد صاحب	"	۲۰/۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ شیخ فضل محمد صاحب	"	۱۰/۰۰	"
مکرم	شیخ ناصر احمد صاحب	"	۲۵/۰۰	"
مکرمہ	اہلیہ شیخ اشفاق احمد صاحب	"	۵۰/۰۰	"
	لجنہ اماء اللہ والتھم لنڈن معرفت صوفی محمد ابراہیم دارالرحمت وسطی ربوہ		۳۰۰/۰۰	"
مکرم	عبدالحمید جاوید ٹنڈو غلام علی ضلع بدین		۱۰/۰۰	"
"	عثمان علی چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ		۵۰/۰۰	"
	جماعت احمدیہ منڈیکی گورایہ ضلع سیالکوٹ		۵۰/۰۰	"
	لجنہ مرکزیہ ربوہ نذ اکمت یاسین چک جھمرہ		۵۰/۰۰	"
"	سید میجر مقبول احمد صاحب	اسلام آباد	۲۰/۰۰	"
"	زاہد محمود صاحب	"	۲۷/۰۰	"
"	نعیم احمد ورک	"	۱۰/۰۰	"
"	ملک لال خان صاحب	"	۱۰/۰۰	"
"	کرنل خیر البشر صاحب	"	۲۳/۰۰	"
"	معظم نذیر صاحب	"	۲۵/۰۰	"

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۱۶

میں چوہدری عبداللطیف اٹھوال ولد چوہدری فضل قادر اٹھوال قوم جٹ اٹھوال پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال ۷ ماہ ۱۱ دن حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی اراضی ۱۳ ایکڑ واقع گوٹھ رحمت آباد نزد محمد آباد اسٹیٹ مالیتی تیرہ ہزار روپے (۲) مکان پختہ رقبہ ۱۰ مرلہ ½ واقع دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ مالیتی چالیس ہزار روپے (۳) پلاٹ خالی دس مرلہ نمبر پلاٹ ۲/۱۴ دارالعلوم شرقی مالیتی پندرہ ہزار روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۹۵/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت و زراعت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبداللطیف ولد چوہدری فضل قادر اٹھوال مکان ½ دارالعلوم شرقی ربوہ کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

گواہ شد: فضل احمد طاہر اٹھوال ولد صوبیدار فضل قادر اٹھوال ۳۱/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد: بشیر احمد شاہین ولد صوبیدار فضل قادر ۳۱/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۴۱۷

میں محمد علی ولد محمد علیا صاحب قوم ... پیشہ ریٹائر عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن ضلع سنگاپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰-۳-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان مالیتی -/۵۰۰۰۰ سنگاپوری ڈالر۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد علی ولد محمد علیا صاحب۔
12. JALAN KEMUNING
SINGAPORE.

گواہ شد: بشارت احمد بشیر ولد محمد پریل صاحب النسا مارکیٹ ربوہ۔

گواہ شد: محمد صادق ولد برکت اللہ کوارٹر تحریک جدید ۴۹/- ربوہ۔

مقابلہ مضمون نویسی مطالعہ کتب اور امتحان برائے لجنات

عنوان: "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے"

حجم پانچ تا سات ہزار الفاظ

نقد انعامات

اول، دوم، سوم بالترتیب
-/۳۰۰، -/۲۰۰، -/۱۰۰

آخری تاریخ
۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء

انصار اللہ ربوہ اپنے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۲۶،۲۵ اپریل) کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش فرمائیں (زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)